باقی مجموعی اعتبار سے یہ کارآمد شرح ہے، کتاب کی مشکل، پیچیدہ اور فصیح و بلیغ عبارات کو حل کرنے میں راہنما کردار ادا کرسکتی ہے، مضبوط جلد بندی اور درمیانے درجے کے کاغذ و طباعت میں شائع ہوئی ہے۔

تحفۂ حرم، مؤلف: مرغوب احمد لاجپوری، ناشر: بیت العلم ٹرسٹ، کراچی، صفحات: ۲۷۸، قیمت: درج نہیں۔

حرم وہ مقدس سرزمین ہے جہاں سے وحی الٰہی کی ابتداء ہوئی، حرم سے طلوع ہونے والے آفتاب ہدایت نے دنیا کو ایسے ابدی پیغام سے روشناس کرایا جس کی بنیاد ٹھوس ضابطوں، واضح حقیقتوں اور سرمدی سچائیوں پر مبنی ہے، اہل اسلام کے ہاں حرم محض ایک متبرک مقام ہی نہیں بلکہ دینی اور مذہبی اعتبار سے انتہائی اہم حیثیت کا حامل ہے۔ عازمینِ حج و عمرہ کو حرم میں جا کر مختلف نوعیت کے مختلف مسائل سے پالا پڑتا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب مولانا مرغوب احمد لاجپوری کی تصنیف ہے، جو حرم اور حج و عمرہ کے متعلق مختلف موضوعات پر لکھے گئے آٹھ رسائل پر مشتمل ہے۔ ''آبِ زمزم'' کے نام سے کتاب کا پہلا رسالہ ۱۰۹ صفحات کا ہے، رسالے کی ابتداء میں مؤلف کی طرف سے پیش لفظ، مولانا انظر شاہ کشمیری دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظ اور مولانا ابراہیم پٹنی صاحب کے تاثرات ہیں، اس رسالے میں آبِ زمزم کے فضائل و خصائص، آبِ زمزم کے ظہور کا تفصیلی واقعہ، چاہ زمزم کی گہرائی و چوڑائی، بئر زمزم کی مفصل تاریخ اور آبِ زمزم کے اسماء ذکر کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں زمزم پینے کے آداب، زمزم پیتے وقت اسلاف سے منقول دعائیں اور آبِ زمزم کے متعلق دیگر کئی مسائل کا بیان ہے۔

دوسرا رسالہ ۶۳ صفحات پر مشتمل ''حجرِ اسود'' کے نام سے ہے، جس میں حجر اسود کو پیش آنے والے حوادثاتِ زمانہ کا تفصیلی تذکرہ، مسلمانوں پر حجرِ اسود کی عبادت کے اعتراض کا جواب اور ان کے علاوہ حجرِ اسود کے متعلق کئی امور کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ۲۸ صفحات پر مشتمل تیسرے رسالے کا نام ''مقام ابراہیم'' ہے، مقام ابراہیم ایک بابرکت پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی، اس پتھر پر نوافل خصوصاً دوگانۂ طواف کا استحبابی حکم، قرآنی آیات ﴿واتخذوا من مقام إبراهيم مصلّى﴾ سے ثابت ہے، اس رسالے میں مولانا لاجپوری نے مقام ابراہیم کی وجہ تسمیہ، مقام ابراہیم کی جائے تنصیب اور اس کے فضائل، مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے احکام، دعا کی قبولیت اور اس کے علاوہ بھی کئی مفید باتیں ذکر کی ہیں۔

چوتھا رسالہ ''ملتزم'' کے نام سے تقریباً ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں ملتزم کے معنی، وجہ تسمیہ، ملتزم کے ساتھ چمٹنے کا طریقہ، ملتزم کے پاس آنے کا وقت، نماز پڑھنا، دعاؤں کا قبول ہونا، گناہوں کا معاف ہونا اور دیگر کئی امور کا تذکرہ موجود ہے۔ پانچواں رسالہ ''رکنِ یمانی'' کے نام سے ہے، رکن یمانی قواعد ابراہیمی پر تعمیر ہونے والا بیت اللہ کا ایک اہم رکن ہے، بائیس صفحات کے اس رسالے میں رکنِ یمانی کے فضائل، استلام کے متعلق احکام، حجر اسود اور رکن یمانی کے حکم میں فرق اور دیگر فقہی مسائل کا بیان ہے۔

اس کتاب کا چھٹا رسالہ ''حج اکبر کی حیثیت'' کے عنوان سے تین چار اوراق پر مشتمل ہے، جس میں حج اکبر کی حقیقت اور حج جمعہ کو ''حج اکبر'' کہنے کی عوامی ذہنیت کی تردید کی گئی ہے۔ ''سفر حج میں نماز کی اہمیت'' کے عنوان سے ساتویں رسالے میں سفر حج کے دوران نماز جیسے اہم فریضے میں کوتاہی پر تنبیہ اور مختصر انداز میں نماز کی اہمیت کے متعلق مفید باتیں جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا آخری اور آٹھواں رسالہ ''عجوہ کھجور'' کے خصائص وفضائل کے بیان میں ہے، بارہ صفحات کے اس مختصر رسالے میں عجوہ کھجور کی فضیلت، اس کی خصوصیت، زہر وسحر سے حفاظت اور دیگر کئی امراض سے شفا یابی کا بیان ہے۔ اس مجموعے میں شامل ہر ایک رسالہ اپنے موضوع پر کافی حد تک معلومات فراہم کرنے والا ہے، حج وعمرہ کرنے والے حضرات کے لئے اس میں مسائل کے علاوہ دوسری مفید معلومات بھی موجود ہیں، امید ہے کہ زائرینِ حرم اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں گے۔

البتہ رسائل کے یکجا شائع ہونے کی وجہ سے کتاب میں بعض چیزیں مکرر بھی آگئیں ہیں، مثلاً: ''مقامات اجابتِ دعا'' کی مکمل فہرست رسالہ ''حجر اسود'' میں عمدۃ الفقہ وغیرہ سے منقول ہے، اور پھر یہی فہرست مقام ابراہیم، ملتزم اور رکن یمانی میں بھی نقل کی گئی ہے، جب کہ ایک رسالے میں تذکرہ کرنے کے بعد باقی رسائل میں اشارہ کر دینا ہی کافی تھا، اسی طرح بعض جگہ احادیث وعبارات پر بجائے ''واوین'' کے قوسین یا ڈبل قوسیں لگا دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشنوں میں ان امور کی درستگی کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ کتاب کی جلد بندی مضبوط اور طباعت واشاعت معیاری ہے۔

اَرمغانِ مدینہ

(حضرت سید نفیس شاہ مدظلہ)

مَست بادل سَرِ کُہسار نظر آتے ہیں — فضلِ باری سے گرانبار نظر آتے ہیں
یہ جو صحرا، گُل وگلزار نظر آتے ہیں — تیری رحمت ہی کے آثار نظر آتے ہیں
رشکِ صد یوسفِ کنعاں ہے مدینے کا نگار — دو جہاں طالبِ دیدار نظر آتے ہیں
تاج ہے ختمِ نبوت کا سرِ اَقدس پر — گِرد انوار ہی انوار نظر آتے ہیں
آج حسرت کی ہے تصویر قبا کی مسجد — سُونے سُونے دَر ودیوار نظر آتے ہیں
ان سیہ فام فقیروں کو حقارت سے نہ دیکھ — مجھ کو یہ صاحبِ اَسرار نظر آتے ہیں
رِند تو رِند ہیں زمزم کی صَبُوحی پی کر — زاہدِ خشک بھی سرشار نظر آتے ہیں
حلق ناموسِ محمد پہ کٹانے والے — کچھ جو ہیں تو یہی احرار نظر آتے ہیں
جذبِ کامل ہو تو ملتا ہے حضوری کا شرف — چشمِ ظاہر سے بھی سرکار نظر آتے ہیں
بختِ بیدار مبارک ہو انہیں، جن کو نفیس — خواب میں سیدِ ابرار نظر آتے ہیں